بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتوی ج ۲۲ م ۸۶۲

سوال۔

۱۔ بندہ ایک گورنمنٹ مڈل سکول میں بطور عربی مدرس
سرکاری ملازم ہے۔ آجکل سرکاری ملازمین کو بعض بینکیں
جن میں خصوصاً نیشنل بنک پاکستان مسلم کمرشل بنک اور حبیب بنک
وغیرہ ~~تین اور کچھ اور تیرہ ماہ کی پیشگی تنخواہیں~~ بطور قرض
دے رہی ہیں اور ہماری تنخواہ بھی نیشنل بنک سے وصول ہوتی
ہے اور پھر تین یا پانچ سال میں قسطوں میں یہ رقم واپس
ہوگی مگر کچھ رقم زیادہ واپس کرنی ہوگی اب دریافت طلب امر یہ
ہے کہ یہ زیادتی اور لین دین جائز ہے یا سود ہے۔

۲۔ اسی طرح حکومت مکان اور موٹر سائیکل خریدنے کیلئے بھی رقم
بطور پیشگی تنخواہ دیتی ہے اور واپسی میں زیادہ رقم وصول کی جاتی ہے
کیا یہ لین دین اور زیادتی رقم کا سود تو نہیں ہے۔

۳۔ احسن الفتاوی طبع چہارم ۱۴۱۹ھ ج ۷ ص ۳۲۵ سے جواز معلوم ہوتا ہے
عبارت کچھ یوں ہے۔ سوال۔ دوران ملازمت سرکار سے کچھ رقم مکان خریدنے
یا بنوانے کیلئے یا موٹر سائیکل خریدنے کیلئے ادھار لیتے ہیں پھر اس پر سود
کا لین دین ہوتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب باسم ملہم الصواب۔ درحقیقت یہ قرض نہیں پیشگی تنخواہ ہے
اور جو رقم بنام سود وصول کی جاتی ہے اس کے مطابق تنخواہ کم کر دی جاتی ہے
لھذا یہ سود نہیں اس لئے جائز ہے۔

اب مندرجہ بالا حالات میں کیا حکم ہے بینوا توجروا

المستفتی
محمد ساجد کوٹ مبارک ڈیرہ غازیخان

الجواب ـــــ باسم ملہم الصواب

۱- یہ زیادتی اور لین دین ناجائز اور سود ہے، کیونکہ یہاں یہ معاملہ بینک اپنی طرف سے کر رہے ہیں حکومت کی طرف سے نہیں اور بینکوں کو اس بات کا اختیار نہیں ہے کہ وہ سرکاری ملازمین کی تنخواہ کم کردیں، لہذا وہ جو اضافی رقم وضع کریں گے وہ واضح طور پر سود ہے۔

۲- یہ رقم سود نہیں، جیسا کہ احسن الفتاوی میں درج ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

معاویہ

دارالافتاء والارشاد کراچی

۶/رجب/۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح

حبیب اللہ

دارالافتاء والارشاد

۶/رجب/۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح

محمد

۶/۷/۲۷ھ